ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ المعروف مسز نوشی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرہ:26)

کہ خوشخبری دے دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ اُن کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت **"محترمہ امۃ النور صاحبہ بنت صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور میاں عبد الرحیم احمد صاحب"**

مکرمہ امۃ النور صاحبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی، صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی بیٹی، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ کی نواسی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی پڑنواسی تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت پروفیسر علی احمد صاحب آف بہار کی پوتی تھیں۔

آپ کی شادی ڈاکٹر عبد المالک شمیم صاحب سے ہوئی تھی جو کہ مکرم مولوی عبد الباقی صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کا نکاح 28 نومبر 1971ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعوض 10 ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ آپ کے نکاح کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات جو اعلانِ نکاح میں تلاوت کی جاتی ہیں وہ پڑھنے کے بعد فرمایا کہ

ان آیات میں...ایک بات یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اصلاحِ اعمال کے لیے قولِ سدید کا ہونا ضروری ہے۔ اکثر تکالیف اور پریشانیاں بداعمالیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں اور جہاں تک آپس کے تعلقات کا تعلق ہے بداعمالیوں کی وجہ قولِ سدید کا نہ ہونا ہے۔ اگر صاف اور سیدھی مومنانہ بات کی جائے تو کسی غلط فہمی کا امکان نہیں رہتا اور کسی بدمزگی اور پریشانی کا خطرہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق عطا کرے اور ہم سب کے اعمال کی اصلاح کے سامان پیدا کرے اور ہمیں قولِ سدید کی ایسی عادت ہو جائے کہ یہ چیز ہمارے لیے ایک طُرّۂ امتیاز بن جائے۔

اُس دن آپ کے ساتھ چھ اَور بھی نکاح ہوئے تھے، ان کے بارے میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ایک نکاح تو رشتہ کے لحاظ سے اور پیار کے تعلق کے نتیجہ میں میری اپنی بچی کا ہے۔ یہ بچی میاں عبد الرحیم صاحب اور میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم کی بچی امۃ النور ہے جن کا نکاح ڈاکٹر عبد المالک شمیم کے ساتھ ہو رہا ہے جو مولوی عبد الباقی صاحب کے بیٹے ہیں۔

پھر حضورؒ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو بھی اور بقیہ پانچ رشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بہت سی خوشیوں کا وارث بنائے۔ ہر دو افراد کے لیے بھی اور احمدیت کے لیے بھی۔ اصل نیت تو اسلام کی بھلائی کی ہونی چاہیے۔ احمدیت نے ایک لمبے عرصہ کی جدوجہد کے بعد غلبۂ اسلام کی راہ میں آخری اور انتہائی کامیابی حاصل کرنی ہے اس لیے ایک کے بعد دوسری نسل کا صحیح تربیت پانا اور ان کا صحیح ذہنیت کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو انسان کی ساری کوششیں ناکارہ اور بیکار اور بے نتیجہ ہیں۔ پس ہم دعا کرتے ہیں کہ ان رشتوں میں سے اور جو رشتے جماعت کے اندر ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونے والے ہیں ان رشتوں کے نتیجہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی مضبوطی اور اسلام کے استحکام کے سامان پیدا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 17 دسمبر 1971ء)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں محترمہ امۃ المصور شانزے صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین محمود احمد صاحب اور محترمہ امۃ المجیب زونا صاحبہ اہلیہ مکرم قیصر امیر صاحب شامل ہیں۔

سامعین! آپ کو جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملتی رہی۔ آپ نیشنل سیکرٹری تربیت امریکہ رہیں، نیشنل نائب صدر امریکہ رہیں، لوکل صدر لجنہ واشنگٹن کے طور پر بھی خدمت بجالاتی رہیں اس کے علاوہ مختلف کمیٹیوں کی ممبر بھی رہیں۔

آپ کے خاوند کافی عرصہ پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی ایک بیٹی بیان کرتی ہیں کہ ہمارے والد کی وفات کے بعد بیس سال بیوگی میں گزارے۔ اس حالت میں بھی انہوں نے اللہ پر کمال درجہ کا توکّل کیا۔ آپ میں شکر گزاری کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ کہتی تھیں کہ اللہ کے احسانات اور کرم ہم پر بہت زیادہ ہیں۔ مَیں نے یہ بات ہمیشہ ان کے منہ سے سنی کہ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو مَیں زیادہ دوں گا اس لیے ہمیشہ میرے شکر گزار بنو۔

آپ کی بڑی بیٹی محترمہ امۃ المجیب صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ لوگوں کے لیے بے حد ہمدرد تھیں۔ اُمی اگر کسی کی مدد کر سکتیں تو غیر معمولی طور پر مدد کیا کرتی تھیں۔ اپنی عبادت کا بہت زیادہ خیال رکھنے والی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ کہتی ہیں جب بھی مَیں نے دیکھا روزانہ کبھی بھی رات کو آنکھ کھلی تو ان کو تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اپنی ماں کے منہ سے مَیں نے بے شمار دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جملہ سنا ہے کہ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ کوئی تم سے صلہ رحمی کرے تو تم صلہ رحمی کرو۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ تم سے قطع رحمی کرے اور تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ اپنے ہر رشتہ اور تعلق میں مَیں نے اُمی میں یہ خوبی دیکھی ہے جو ہر کسی میں خوبی ڈھونڈتی تھیں۔ رحمی رشتوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ کھلے اور کشادہ دل کی مالک اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لوگوں سے محبت کرنے والا وجود تھیں... کوئی نیا مہمان مسجد میں آتا تو اُسے ڈھونڈتی تھیں اور پھر اُس کے ساتھ بیٹھ کے باتیں کرتیں اور اُس کو خوش آمدید کہتی تھیں۔ جماعت کے لوگوں، خاص طور پر نومبائعین کے ساتھ بہت زیادہ محبت کا تعلق تھا اور لوگ بھی آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ ہر انسان کی مدد کر سکیں اگر اُس کو ضرورت ہو تو آپ کو یہ فکر ہوتی تھی کہ یہ نہ ہو کہ وہ کسی سے ملیں اور کوئی ضرورت ہو اور وہ اُسے پورا نہ کر سکیں۔

آپ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ البصیر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک افریقن امریکن خاتون جن کو سسٹر شکورہ کہتے تھے۔ یہ جب حج پر گئیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ نوشی کا گھر یعنی امۃ النور صاحبہ کا گھر مکہ میں ہے۔ آپ کو گھر میں سب نوشی کہتے تھے۔ جب سسٹر شکورہ آپ کے پاس آئیں تو آپ نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے کہ آپ میرے پاس آ گئی ہیں اور مَیں آپ کی خدمت کر رہی ہوں۔ محترمہ امۃ البصیر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اٹھارہ سال سسٹر شکورہ جو افریقن امریکن تھیں نوشی کے پاس رہیں۔ آٹھ سال تو بالکل ہی بستر پر تھیں، نظر بھی چلی گئی تھی اور نوشی نے بہت ہی خیال رکھا۔ نمازیں بھی ان کو پڑھاتی تھیں کیونکہ وہ بھول جاتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی وفات کے بعد آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"جب مَیں امریکہ گیا ہوں تو خود وہیل چیئر پر بٹھا کر انہیں میرے سے ملانے کے لیے بھی لے کے آئی ہیں اور سسٹر شکورہ بھی ان کی خدمت کی بڑی شکر گزار تھیں۔"

بعض اَور احمدی خواتین خاص طور پر افریقن امریکن خواتین بتاتی ہیں کہ اُن سے محترمہ امۃ النور صاحبہ نے بڑا پیار کا تعلق رکھا اور احمدیت کی تعلیم کے بارے میں بہت کچھ اُن خواتین نے بتایا۔

سامعین! آپ کو تبلیغ کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کے متعلق بتانے کی کوشش کرتیں۔ اگر کوئی آپ سے پوچھتا کہ آپ پاکستان میں کس جگہ سے آئی ہیں تو ہمیشہ ربوہ کا نام لیتیں اور پھر آگے بات شروع ہو جاتی۔ آپ نے محبت اور اخلاص کے ذریعہ تبلیغ کا کام کیا اور نئے مہمانوں کا خیال رکھنے میں سب سے اول درجہ پر تھیں۔ یہودی مذہب کی ایک فیملی کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اس خاندان میں ایک خاتون کا نام رقیہ اسد ہے وہ امریکہ کی نیشنل عاملہ میں بھی شامل رہی ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ امۃ النور صاحبہ کا وجود بہت پیارا تھا جن سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ جسے بھی ان کی صحبت کا موقع میسر آیا وہ سب ان کی خوبیوں کو سراہتے ہیں۔ رقیہ اسد صاحبہ مزید بیان کرتی ہیں کہ جیسے جیسے مَیں عمر رسیدہ ہو رہی ہوں، ویسے ویسے ان کی عزت میرے دل میں بڑھتی جا رہی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں خدمتِ خلق کرنی چاہیے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنا چاہیے جبکہ آنٹی نوشی نے غیر رشتہ دار افراد کی خدمت کے لیے سالہا سال سے اپنی ذات کے لیے وقت ختم کیا ہوا تھا یعنی اپنا وقت اپنے لیے کوئی وقت نہیں تھا، خدمت کرتی تھیں۔

آپ نے عملی طور پر اپنی زندگی اسلام احمدیت کے مطابق گزاری جس کے نتیجہ میں لوگ آپ سے متاثر ہوتے تھے۔ آپ لوگوں کے لیے ایک نمونہ تھیں۔ واقعاتی رنگ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں لجنہ کی تربیت کے لیے آپ نے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا۔ آپ جماعت کے ہر پروگرام میں شامل

ہوتی تھیں اور رضاکارانہ طور پر ہمیشہ اپنی خدمات فراہم کیں۔ صبر، استقامت اور عزم کے ساتھ اپنی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کیا اور اس حوالے سے بھی آپ دوسروں کے لیے نمونہ تھیں۔ نوجوان عورتوں اور بوڑھی خواتین دونوں کے لیے ایک مثالی نمونہ تھیں۔

آپ کی وفات 15 جون 2021ء کو واشنگٹن میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 25 جون 2021 ء کو نماز جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 25 جون 2021ء کو آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”خلافت کے ساتھ انہوں نے وفا کا رشتہ نبھایا ہے۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے۔ اپنے ساتھ بھی مَیں نے دیکھا کہ کامل اطاعت اور عاجزی کا نمونہ انہوں نے دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔“ (آمین)

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)